بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے

امابعد افقیر اویسی غفرلہ ان مخلص کلمہ گوحضرات سے اپیل کرتا ہے کہ فقیر کے رسالہ ھذا کوغور سے پڑھنے کے بعد دوگروہوں کوان مسائل وعقائد پر متفق ہوکر عام پر چار کرنا ہوگا جن پر دونوں گروہوں کے سربراہ متفق ہیں فضلائے دیوبند کے مرکزی پیرو مرشد حضرت حاجی امداداللہ مہاجرمکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اورموصوف کواہلسنّت بھی اپنا مقتدر بزرگ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اہلسنت کی بہت سی مقتدر شخصیات کے بھی پیرو مرشد ہیں اگران دوگروہوں میں جوبھی حاجی صاحب کے عقائد ومعمولات کے خلاف ہوا سے سمجھ لیں وہی فساد کی جڑ ہے۔

وماعلینا الاالبلاغ

☆☆☆☆☆☆☆

دیوبندی بریلوی جھگڑوں سے تنگ ہونے کی ضرورت نہیں۔ فقیر دیوبندیوں کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور ان کے خلیفہ اور دیوبندیوں کے حکیم تھانوی کی عبارات پیش کرتا ہے اگرچہ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رضا بریلوی کے پیر ومرشد نہیں اور نہ ہی ان کے استاد ہیں لیکن ہم سب سنی بریلوی اقرار بلکہ کچہری میں لکھ دیتے ہیں کہ ہمیں حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ منظور ہے۔ یہی فیصلہ موجودہ دیوبندیوں سے منظور کرائیں اگر وہ مان جائیں تو انشاء اللہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ختم ہو جائیگا اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ یہی ہیں فساد کی جڑ اور ملا ئی سبیل اللہ فساد۔

نوٹ ﴾

حاجی امداد اللہ نہ ہمارے پیر ومرشد ہیں نہ استاد ہاں اہلسنت کے بعض مشائخ کے پیر ومرشد ہیں جنکی فہرست فقیر پہلے لکھ چکا ہے انہی کی وجہ سے حاجی صاحب ہمارے لئے معزز ومکرم ہیں۔

مختصر تعارف ﴾

ہند وپاک کے مرشد کامل اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ رحمت ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے برصغیر ہند پاک میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جس کی مثال مشکل ہے۔ اور آج برصغیر میں جو کچھ مسلمانوں میں اسلام باقی ہے وہ ان ہی کا مرہون منت ہے۔ آپ نے ایک طرف تو دین ومذہب اور شریعت کی شمع روشن فرمائی اور دوسری طرف جہاد بالسیف کے لئے عملاً میدان میں شریک ہوئے اور ۱۲۷۳ھ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں انگریزوں کے خلاف شاملی ضلع مظفر نگر کے محاذ پر جہاد کر کے اسلام کا علم بلند فرمایا۔

آپ کی ولادت ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ بروز دوشنبہ بمقام قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور یوپی میں ہوئی۔ لیکن آپ کا آبائی وطن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہے۔

نام ﴾

آپ کے والد نے امداد حسین اور تاریخی ظفر احمد رکھا اور شاہ محمد اسحاق دہلوی نواسہ

دوسرے سے طے کر لیں کہ کون کون سی کتب اور کن بزرگوں کے اقوال قابل قبول ہوں گے اور وہ کتب اور معتمد علیہ بزرگ کے حوالے فریقین کو مسلم ہوں گے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کو اسلاف صالحین کے حوالہ جات قابل قبول ہوتے ہیں لیکن مخالفین پر افسوس ہے کہ وہ اسلاف صالحین کے بہت سے بزرگوں کو مجدد اور استاد و مرشد؟ ماننے کے باوجود جب حوالے دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں صرف قرآن و حدیث چاہیئے۔ (جب قرآن و حدیث پیش کی تصریحات دکھائی جائے تو پھر وہی عادت بے ڈھنگی..........

آخری فیصلہ | اس قاعدہ کی توضیح میں حاشیہ رشیدیہ میں لکھا کہ

اذا لمناظر انما یکون مناظراً اذا کان غرضہ اظہار الصواب واحقاق الحق لان المناظرۃ توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہار الصواب ومن المعلوم ان طلب صحۃ النقل اذا کانت معلومۃ الی ان قال اذا کانت صحۃ معلوما ینفی ذالک الغرض اصلا فلا یعد مناظراً فی الاصطلاح

(فافہم)

لہ دیو بندی بریلوی نزاع کا حل آسان ہے اس لیے کہ جانبین امام ربانی سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو امام اور شاہ عبد العزیز و شاہ عبد الحق محدث دہلوی کو مسلم امام و استاذ اور حاجی امداد اللہ فضلائے دیو بند کے مرشد اور علمائے بریلوی کے مسلم بزرگ ہیں انکی تصانیف صحیحہ کو حکم بنایا جائے حضرت مولانا عبد الستار نیازی مدظلہ نے یہی فارمولا پیش کر کے دیوبندیوں اور بریلویوں کو عام دعوت پیش کی اور اخبارات میں بار بار اعلان شائع کیا بریلوی علمائے نے فوراً لبیک پکار دی اور فضلائے دیو بند تا حال نہ صرف خاموش بلکہ منکر ہیں۔

محکمۂ تعلیم کے بعض مولویوں کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے عظمت و احترامِ رسالت کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور بقول حضرت علامہ اقبالؒ ؎

دُہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

"رُوحِ محمدؐ" یعنی جذبۂ عشق و اطاعتِ رسُول کو ختم کرنے کا پیغام ابلیس نے اپنے سیاسی فرزندوں کے نام دِیا۔

بہرحال تاریخی اِعتبار سے مِلّت کے اندر یہ داخلی فتنہ و خلفشار انگریز کی آمد سے شروع ہوگیا تھا جب اِس فتنہ کے آلۂ کار کالے پادری مرکھپ گئے تو اُن کے جانشینوں نے انگریز کے سازشی پروگرام کو جاری رکھا اور ابھی تک اُمتِ محمدیہؐ اِن خدمات سے نجات حاصل نہیں کرسکی۔ تاہم انگریز کی آمد سے قبل مسلمانوں کا تعارف اور اجماع جس ایک نام سے تھا وُہ اہلِ سنّت والجماعت ہے۔ تمام فرقہ وارانہ ناموں کو چھوڑ کر صرف اہلِ سنّت وجماعت کہلائیں۔ کیونکہ یہ نام بموجب اِرشادِ نبوّت "فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین" اور علیکم بالجماعة فانه من شذ شذ فی النار" خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ دیا ہے۔

نکتہ نمبر ۲۔ حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابریؒ کی عظمت اور مرتبے کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ تمام اکابر علماء دیوبند بالواسطہ یا بِلاواسطہ حضرت حاجی صاحبؒ کے حلقۂ اِرادت میں شامل ہیں۔ برِّصغیر یا عالمِ اسلام میں جس قدر اختلافی مسائل پائے جاتے ہیں سب کا جامع و مانع حل اُنہوں نے پیش کر دیا ہے۔ اگر تمام مکاتبِ فکر کے عُلماء اور متبعین حاجی صاحب کی تصنیف "فیصلہ ہفت مسئلہ" کو حکم مان لیں تو فرقہ وارانہ اِختلافات چشم زدن میں ختم ہو سکتے ہیں۔

نکتہ نمبر ۳۔ عُلماء دیوبند مولانا محمود حسن اسیرِ مالٹا، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شاہ عبدالرحیم

ترجمہ:۔(۱) تم پر میری سُنّت کی اِتباع فرض ہے اور میرے خُلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی اِتّباع کرو۔
ترجمہ:۔(۲) تم پر جماعت کی پابندی فرض ہے جو جماعت سے الگ ہُوا وُہ جہنّم میں گیا (یعنی خائب و خاسر ہو کر برباد ہُوا)

دوسرے سے طے کر لیں کہ کون کون سی کتب اور کن بزرگوں کے اقوال قابل قبول ہوں گے اور وہ کتب اور معتمد علیہ بزرگ کے حوالے فریقین کو مسلم ہوں گے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کو اسلاف صالحین کے حوالہ جات قابل قبول ہوتے ہیں لیکن مخالفین پر افسوس ہے کہ وہ اسلاف صالحین کے بہت سے بزرگوں کو مجدد اور استاد و مرشد[1] ماننے کے باوجود جب حوالے دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں صرف قرآن و حدیث چاہیئے۔ (جب قرآن و حدیث پیش کی تصریحات دکھائی جائے تو پھر وہی عادت بے ڈھنگی ....

آخری فیصلہ | اس قاعدہ کی توضیح میں حاشیہ رشیدیہ میں لکھا کہ

اذا لمناظر انما یکون مناظرا اذا کان غرضہ اظہار الصواب واحقاق الحق لان المناظرۃ توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہار الصواب ومن المعلوم ان طلب صحۃ النقل اذا کانت معلومۃ الی ان قال اذا کانت صحۃ معلوما ینفی ذالک الغرض اصلا فلا یعد مناظرا فی الاصطلاح

(فافہم)

---

[1] دیوبندی بریلوی نزاع کا حل آسان ہے اس لیے کہ جانبین امام ربانی سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو امام اور شاہ عبدالعزیز و شاہ عبدالحق محدث دہلوی کو مسلم امام و استاذ اور حاجی امداد اللہ فضلائے دیوبند کے مرشد اور علمائے بریلوی کے مسلم بزرگ ہیں انکی تصانیف صحیحہ کو حکم بنایا جائے حضرت مولانا عبدالستار نیازی مدظلہ نے یہی فارمولا پیش کر کے دیوبندیوں اور بریلویوں کو عام دعوت پیش کی اور اخبارات میں بار بار اعلان شائع کیا بریلوی علمائے نے فوراً لبیک پکار دی اور فضلائے دیوبند تا حال نہ صرف خاموش بلکہ منکر ہیں۔

وصیّت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم و تحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ احدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لا تزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیہ نفس و تصفیہ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمتِ عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار:۔ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارفِ جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے :: بہ پیکار دشمن نہ پرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ فقط

مہر:۔ فقیر امداد اللہ چشتی و فاروقی۔

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک بود — عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز
از برائے دیدنش مردم بسے — اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چوں ممکن نہ بود — اندراں تاریکیش کف می بسود
آں یکے را کف بخرطوم او فتاد — گفت ہمچوں ناؤ دانستش نہاد
آں یکے را دست بر گوشش رسید — آں بر و چوں باد بیزن شد پدید
آں یکے را کف چو بر پایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چوں عمود
آں یکے بر پشت او بنہاد دست — گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست
ہمچنیں ہر یک بجزوے چوں رسید — فہم آں می کرد ہر جا می شنید
از نظر کہ گفت شاں بُد مختلف — آں یکے دالش لقب داد آں الف
در کف ہر کس اگر شمعے بُدے — اختلاف از گفت شاں بیروں شدے

چشم حس ہمچو کف دستش و بس
نیست کف را بر ہمہ آں دسترس

بس

وصیّت اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات میں اپنے علم وتحقیق پر وثوق نہ کریں سورۂ فاتحہ احدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتزغ قلوبنا پڑھ کر دعا کیا کریں اور اپنے اوقات معاش ومعاد کے ضروری کاموں میں خصوصاً تزکیۂ نفس وتصفیۂ باطن میں صرف کریں اور اہل اللہ کی صحبت وخدمت اختیار کریں خصوصاً عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ ونعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض وبرکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں شائبہ نفسانیت نہیں یہ وصیّت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافقین اور معتقد ہیں ان کو چاہئے کہ مولوی صاحب کی مجلس میں ایسے قصّوں کا تذکرہ نہ کیا کریں اور اپنے جھگڑوں میں ان کو شریک نہ کیا کریں اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار میں عمر عزیز کو تلف نہ کیا کریں کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے۔ اشعار: چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو بگذشت بر عارفِ جنگجو۔ گر ایں مدعی دوست بشناختے ÷ بہ پیکار دشمن نہ پرداختے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وّاٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ فقط

مہر: فقیر امداد اللہ چشتی وفاروقی۔

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانۂ تاریک بود — عرضہ را آوردہ بودندش ہنوز
از برائے دیدنش مردم بسے — اندراں ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش باچشم چوں ممکن نہ بود — اندراں تاریکیش کف می بسود
آں یکے را کف بخرطوم اوفتاد — گفت ہمچوں ناؤ دانستش نہاد
آں یکے را دست برگوشش رسید — آں بروچوں باد بیزن شد پدید
آں یکے را کف چو بر پایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چوں عمود
آں یکے بر پشت او بنہاد دست — گفت خود ایں پیل چوں تختی بدست
ہمچنیں ہر یک بجزوے چوں رسید — فہم آں می کرد ہر جامی شنید
از نظر کہ گفت شاں بُد مختلف — آں یکے دالش لقب داد آں الف
درکف ہر کس اگر شمعے بُدے — اختلاف از گفت شاں بیروں شدے

چشم حسن ہمچو کف دستش ولبس
نیست کف را بر ہمہ آں دسترس

اچھے مصرف میں خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی نیستی کو برابر سمجھے اور فقیروں کے کپڑوں کو پسند کرے اور جس قدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روئے زائد۔ اور خدا کے عذاب اور اس کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مد نظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حساب[1] فجر کی نماز کے بعد کرے۔

اور اچھائیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور برائیوں پر صدق دل سے توبہ کرے اور استغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور بیہودہ اور کھیل کود کی مجلس میں نہ شریک ہو اور جہالت کی رسموں سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کے لئے کرے۔

بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنیوالا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنے والا اور نیکوکار اور باوقار اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہئے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروں[2] کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا اور رسول کے نائب ہیں۔

نیز جو شخص مجھ سے محبت و عقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

[1] گناہوں کا حساب ۱۲ شہید [2] کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک اُن کا فیض جاری رکھے۔

اللّٰھم[1] اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا والمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك ویا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہئے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا نام بدنام کرنے والا روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عارفاں نور الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت و اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی سے اور ان کو حضرت عبد الباری اور ان کو شاہ عبد الہادی امروہی اور ان کو شاہ عضد الدین اور ان کو شاہ محمد مکی اور ان کو شاہ محمدی اور ان کو شاہ محب اللہ الہ آبادی اور ان کو شیخ ابو سعید گنگوہی اور ان کو شیخ نظام الدین بلخی اور ان کو شیخ جلال الدین تھانیسری اور ان کو قطب العالم عبد القدوس گنگوہی اور ان کو شیخ محمد عارف ردولوی اور ان کو شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی اور ان کو شیخ شرف الدین ترک پانی پتی اور ان کو مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ اور ان کو شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی اور ان کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور ان کو خواجہ معین الدین حسن سنجری اور ان کو خواجہ عثمان ہارونی اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی اور ان کو خواجہ مودود چشتی اور ان کو خواجہ ابو یوسف چشتی اور ان کو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور ان کو خواجہ ابو اسحاق شامی اور ان کو خواجہ ممشاد علو دینوری اور ان کو خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری اور ان کو خواجہ حذیفہ

[1] اے خدا بخشدے ہم کو اور ہمارے والدین کو استادوں کو مشائخ دوستوں اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں میں زائد رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری

اچھے مصرف میں خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی نیستی کو برابر سمجھے اور فقیروں کے کپڑوں کو پسند کرے اور جس قدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روئے زائد۔ اور خدا کے عذاب اور اس کی بے نیازی سے ڈرتا رہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مدنظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حساب[1] فجر کی نماز کے بعد کرے۔

اور اچھائیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور برائیوں پر صدق دل سے توبہ کرے اور استغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور بیہودہ اور کھیل کود کی مجلس میں نہ شریک ہو اور جہالت کی رسموں سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کے لئے کرے۔

بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنیوالا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنے والا اور نیکو کار اور باوقار اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہئے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروں[2] کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا اور رسول کے نائب ہیں۔

نیز جو شخص مجھ سے محبت و عقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو (جو کمالات ظاہر و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے۔ اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ اس زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ اور معرفت کی تمام نعمتوں

[1] گناہوں کا حساب ۱۲ شہید
[2] کیونکہ حدیث میں ہے کہ پہلے میں نے تم کو قبروں پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے۔ ۱۲

اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

اللّٰھم[1] اغفر لنا ولوالدینا ولاستاذنا ولمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المومنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

سلسلۂ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہئے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا نام بدنام کرنے والا رو سیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوراں پیشوائے عا[…] ینا
میاں جیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس ا[…] د
اجازت اور خرقہ حاصل ہے اور ان کو شیخ المشا[…] ن کو
حضرت عبد الباری اور ان کو شاہ عبد الہادی ا[…] محمد
مکی اور ان کو شاہ محمدی اور ان کو شاہ محب اللہ ا[…] لام
الدین بلخی اور ان کو شیخ جلال الدین تھانیسری ا[…] ن کو
شیخ محمد عارف ردولوی اور ان کو شیخ جلال الد[…] ین
ترک پانی پتی اور ان کو مخدوم علاؤ الدین علی ا[…] ود
اجودھنی اور ان کو خواجہ قطب الدین بختیار کا[…] حب
عثمان ہارونی اور ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی[…] ف
چشتی اور ان کو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور[…] حب
ممشاد علو دینوری اور ان کو خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری اور ان کو خواجہ حذیفہ

[1] اے خدا بخشدے ہم کو اور ہمارے والدین کو استادوں کو مشائخ دوستوں اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں میں زائد رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری

بزرگانِ دین، یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنا، مزارات پر چادر چڑھانا، غلاف ڈالنا اور روشنی وغیرہ میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور اُن میں جو غیر مقلد ہیں۔ (جو کل تک اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے تھے اور آج سوادِ اعظم اہلسنّت بنتے اور مسلمانوں کو چھلتے ہیں) وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، آمین بالجہر نہ کہنے، رفعِ یدین نہ کرنے، وتر کی تین، اور تراویح کی بیس رکعتیں ہونے اور ایسے ہی دوسرے امور میں چھیڑ کرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے مسلمان، اُن کے دھوکے میں آکر ان امور میں ان سے بحث کرنے لگتے ہیں۔ یہ ناواقف وہ عیار۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ [illegible] گی

بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی جزئی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں تو ایک ہی بات اُن کے جواب کو کافی ہے۔ اور ایک اپنے سمجھنے کو۔ اوّل یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جلّ وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کر لو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و رسول پر وہ کچھ حملے ہیں۔ پھر اُن کی بات کا کیا اعتبار۔ اور تمہیں اُن سے اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ سے کیا سروکار۔ تمہیں تو وہ کرنا ہے جو دونوں جہاں کے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ تم اُن سے دور رہو۔ انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ ۱۲ محمد خلیل عفی عنہ

۱۰۱ اور بحمدہ تبارک و تعالیٰ یہ فقیر بے توقیر بھی "فیصلہ ہفت مسئلہ" کے موضوعات کی توضیح و تشریحِ عبارات سے آج مورخہ ۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ فارغ ہوا۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔ ہاں وصیت کے عنوان سے شاہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا۔ اُسے ہم نے قابلِ توضیح نہ جانا۔ اور اُس عبارت کو ہاتھ نہ لگایا کہ فتنہ خوابیدہ بہ۔

"فیصلہ ہفت مسئلہ" کی تہذیب و تذہیب کے بعد فقیر کا ارادہ تھا کہ برادرانِ اہلسنّت و جماعت کی رہنمائی کے لیے، اساطینِ دین و ملّت، مقتدایانِ مذہب اہلسنّت